قادیانی وزیر کا تقرر غیر دانشمندانہ فیصلے کیوں؟

سندھ میں ایک قادیانی وزیر (کنور ادریس) کے تقرر کے خلاف ہفتے کے روز ہڑتال کے موقع پر کراچی کے مختلف علاقوں میں چھے گاڑیوں کو نذر آتش کیا گیا، متعدد علاقوں میں دھماکے کئے گئے ٹائر جلائے گئے، ٹریفک پر پتھراؤ ہوا، متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا اور کئی بازار احتجاجاً بند رہے۔ علماء کے ایک وفد نے گورنر سندھ سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ ایک قادیانی کو وزیر خزانہ سندھ مقرر کر کے نگران حکومت نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور ان کی دینی حمیت کو چیلنج کیا گیا ہے۔

کراچی برسوں سے گڑبڑ فسادات اور ہڑتالوں کا مرکز رہا ہے اور گزشتہ سال بڑی مشکل سے وہاں امن کی صورت دیکھنے کو ملی اور جواب تک چلی آرہی تھی لیکن نگران حکومت کے دور میں سندھ کی کابینہ میں قادیانی وزیر خزانہ کے تقرر سے کراچی کی فضا میں یکایک ہلچل مچ گئی ہے اور بیٹھے بٹھائے احتجاج کی صورت ایک نیا مسئلہ پیدا ہوچکا ہے۔ ہڑتال، املاک نذر آتش ہونے، تعلیمی اور کاروباری اداروں کی بندش اور گرفتاریوں کی خبریں آرہی ہیں۔ اور اگر نگران حکومت نے تقرر کے اس غیر دانشمندانہ فیصلے کو واپس نہ لیا تو احتجاج کا سلسلہ اندرون یا ملک کے دوسرے حصوں میں بھی پھیل سکتا ہے۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ نگران حکومت نے خواہ مخواہ یہ مسئلہ کیوں کھڑا کر کے امن و امان کو درہم برہم کرنے کا سامان پیدا کیا ہے۔ آخر قادیانی کو کابینہ میں نمائندگی دینے کی تک کیا ہے، کیا قادیانی کو اقلیتوں کے نمائندے کے طور پر کابینہ میں شامل کیا گیا ہے؟ جبکہ قادیانی خود کو غیر مسلم نہیں سمجھتے بلکہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ بانی پاکستان حضرت قائد اعظم کے انتقال کے وقت سابق وزیر خارجہ پاکستان سر ظفر اللہ خان (قادیانی) نے ان کی نماز جنازہ تک پڑھنے کے بجائے اس دوران ایک طرف "تشریف فرما" ہونا پسند کیا اور جب ان سے قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا کہ "آپ میرے اس اقدام پر مجھے ایک مسلمان ملک کا غیر مسلم وزیر خارجہ تصور کر لیں یا ایک غیر مسلم ملک کا مسلمان وزیر خارجہ تصور فرمالیں" بانی پاکستان اور مسلمانوں کے بارے میں ان کے یہ جذبات تھے۔ اسی طرح نامور پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام جو سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے ایڈوائزر تھے، انہوں نے بھٹو دور میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر، فوری طور پر استعفیٰ داغ دیا تھا اور مستقل طور پر بیرون ملک اقامت پذیر ہوگئے تھے اور پاکستان بھی کبھی کبھار اس طرح تشریف لاتے تھے جیسے کسی غیر ملک میں کوئی جاتا ہے۔

قادیانی حضرات اپنی غلطی تسلیم کرنے کے بجائے پاکستان کے باہر اپنے ہی ملک کے خلاف سازشوں

میں مصروف دکھائی دیتے ہیں اور اپنے عقیدے پر پوری طرح قائم ہیں۔ بلکہ بیرون ملک اپنے ٹیلی ویژن قائم کرکے ڈش کے ذریعے عوام یا لوگوں کو گمراہ کرنے کے چکر میں ہیں اور بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ ہمارے بعض دانشور بھی ان لوگوں کی حمایت میں کالم، مضامین یا خطوط لکھ رہے ہیں۔ حالانکہ انہیں دیکھنا چاہیئے کہ یہ خاتم النبیین حضور اکرم ﷺ کی حرمت کا مسئلہ ہے، مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے، کوئی معمولی چیز نہیں۔

مسلمانوں کو اسلام کے بنیادی عقائد پر مضبوطی سے ڈٹ جانا چاہیئے کیونکہ اس پر کسی سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ ہمارے بے خبر دانشور جنہیں اپنے دین کی پروا نہیں وہ قادیانیوں کے خلاف کارروائیوں اور انہیں راہ راست پر لانے کی کوششوں پر خود کو شرمندہ قرار دے رہے ہیں۔ ہمیں عقیدۂ ختم نبوت پر کسی طور پر شرمندہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی طرح گورنر سندھ نے مسلمان علماء کا موقف سننے کے بعد جو اعتراف کیا ہے کہ ان سے فروگذاشت ہوئی ہے اور چار روز کا موقع حاصل کرکے یقین دلایا ہے کہ اس عرصے میں وہ صدر اور وزیراعظم کے علاوہ وزیراعلیٰ سندھ سے رابطہ قائم کرکے صورتحال کو معمول پر لانے کی پوری کوشش کریں گے۔ نگران حکومت کو فوری طور پر اپنا نادانی پر مبنی فیصلہ واپس لینا چاہیئے بصورت دیگر نتائج نہ صرف صوبہ سندھ بلکہ پورے ملک کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔ کراچی اور صوبہ سندھ میں جو امن قائم ہوا ہے تباہ و برباد ہوجائے گا اور آئندہ انتخابات کا سارا عمل خطرے میں پڑجائے گا۔

(ادارتی شذرہ، روزنامہ "نوائے وقت" ملتان، ۲ دسمبر ۱۹۹۶ء)

جامع مسجد ختم نبوت (دار بنی ہاشم ملتان) کی تعمیر

جامع مسجد ختم نبوت (مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم ملتان کی بالائی منزل زیرِ تعمیر ہے۔ اخراجات کا تخمینہ چار لاکھ روپے ہے

اہل خیر مسجد کی تعمیر میں نقد یا سامان کی صورت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اجر حاصل کریں

*بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

*بذریعہ چیک یا ڈرافٹ، بنام سید عطاء المحسن بخاری

اکاؤنٹ نمبر 29932 حبیب بینک حسین آگاہی ملتان پاکستان